سخن من کہ رساند ٭ بران ماہ دلارام ٭ یوہر دو مصری دلکش ہمان ست ت مربعات پندرہوان وزن عروض مجنون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب با مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع سخنی من فعلاتن کرساند فعلاتن برا ماہ فعلاتن ہدلارام فعلیان اور لفظ بر شعر مین معنی نزدیک ہے وزن سولہوان عروض اور ضرب دونون معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ھم مثنی زیر بنگو ٭ بیت ہ شادیم ٭ بستی ت مثمنے وزن سترہوان جیساکہ شعر اوسکی مثال کا مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے رہ شادی فعلاتن مبستی فعلاتن میم مصرع ثانی مین معتبر ہے ھم و بتحقیق این اوزان عائد با ہشت وزن ست و آنچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک ست ومقصور و محذوف مقبول تر از دیگر ہاست وتسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و با غیر مسکن خلط کنند ت اور حقیقت مین یہہ اوزان ہشتگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط آخر متحرکون مجنون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ھم و چون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی برخیزد بفاصیل یک یک سبب خفیف و مصراع اطول از دوازدہ سبب و مصراع اقصر از سہ اسباب و این غریب تر ست از آنچہ در ہزج گفتیم و فرق میان اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہزج و رجز و رمل در مصراعہای دیگر در قصیدہ ظاہر شود و ہمچنین قیاس در دیگر مواضع ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیساکہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہوتے ہین بفاصلہ یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببون کا اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہے یعنی ہزج مین مربع تک وزن نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاسے ایک مفعولن یعنی فعلن رہجائے
تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثمن جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسواسطے کہ یہ
بحر مثمن ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثمن نہین آئی ہے قولہ اینجا دو وزن
متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن از آنہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ *
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضونکو
متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن کبھی پنج سبب اور کبھی ہفت سبب اور کبھی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور
مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جائے گا
کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین بھی تمیز ارکان مزاحف
کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے
م و متاخران را وزنی خوش است کہ برمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی
سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش را ابیات بیت بچمن برای رزی سیہ
بہار شکن * سر غمزہ بجنبان صف روزگار شکن * انیست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جا سکے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چہار بار مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمن فعلات
رای روزی فاعلاتن سیہ فعلات بہار شکن فاعلاتن سر غمزہ فعلات ای بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات کار شکن فاعلاتن یہہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
م سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است وحاصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار است و وافی و مشطور بکار دارند و آنرا در تازی دو عروض و شش ضرب است و
بر شش وزن آمدہ و ابیاتش انیست یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی مین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنی مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چھ ضرب مین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور چھ وزنون پر آتی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم اشعر أَزْمَانُ سَلْمَى لَا يَرَى مِثْلَهَا
الرَّاؤُونَ فِي شَامٍ وَلَا فِي عِرَاقٍ ٭ عروض مطوی مکشوف است وضرب مطوی موقوف ست
پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے
اور سلمی نام معشوقہ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن وخوبی مشہور ہین اور الراؤون
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمی کی نہین دیکھی مانند اوسکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن ما لا یری مستفعلن مثلہر فاعلن رراؤون مستفعلن فی شام ولا مستفعلن فی عراق
فاعلان ضرب شعر هَاجَ الْهَوَى رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ ٭ عروض
وضرب مطوی مکشوف است دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کما کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت گنگ ہے کہ باہم
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا اشتیاق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ہاج لہوا مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن ہزج شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِيلِ الْخَنَا ٭ مَهْلًا فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِي ٭ عروض
ہمچنان است وضرب اصلم است تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے اور مہمل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچا یا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہہ ہے قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن فعلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی فعلن م ر شعر اَلنَّشرُ مِسکٌ وَالوُجُوہُ دَنَا نِیرٌ * وَاَطرَافُ الاَکُفِّ عَنَم * عروض و ضرب ہر دو مخبول مکشوف ست و این چار روانی است م چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک کے ہے اور مونہہ اونکے مثل دینار ونکے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن کو ولو جو مستفعلن ہ دنا فعلن نیر و واط مستفعلن راف الاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن وافی کے ہین م ر شعر یَنضَحنَ فِی حَافَاتِہَا بِالاَبوَالِ * عروض و ضرب یکی است و این توقیت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور ہیگا موقوف یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقی کنارہ ہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے ینضحن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بالابوال مفعولان م ر شعر یَا صَاحِبَیْ رَحْلِی اَقِلَّا عَذلِی ہمچنان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطور ست ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونیکے اور وہ مکشوف ہے یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و منزل درخت و اسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل بکسر اول و سکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح ای دو یار پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف تمام ہے اور عدل بمعنی باریکطرف شتر موافق تمام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن لا عدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین م و بطریق زحاف دیگر ارکان مخبون و

مطوی و مخبول روا دارند و ضربہای مشطور مجنون روا وا رندت اور بطریق زحاف کی یعنی
بطریق تغیرات جائزہ سکے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مجنون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین ھم و اما پارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ اند
اور اسے عروض است و ہشت ضرب و بر دہ وزن آوردہ اند باین تفصیلت و اما فارسی ہین بے
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھہ کہ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مخبول مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مخبول
مکشوف مسکن سے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کیا ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اسکی تفصیل یہ ہے
ھم اعروض مطوی موقوف با یکنوع وضرب مطوی موقوف بر ینگونہ بیت چون نزنم دست
بفتراک تو ❊ جز تو کسی نیست مرا دستگیرت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہ کہ چو نزنم مفتعلن دست لبفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تکسی مفتعلن نیست مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی تسکا رشبہ ہے ھم ب عروض ہمان وضرب مطوی مکشوف
و بحقیقت ہمان وزن اول ہست ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہ حقیقت مین وہی وزن اول سے ہے ھم ج عروض مطوی
مکشوف و ضرب مخبون مکشوف بر ینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین ❊ جز تو مرا یار دگر نیست ❊

تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیسا کہ متن میں ہے تقطیع یہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر ہمہ مفتعلن ایزدی فاعلن خیر تمرا مفتعلن یار دگر
مفتعلن نسزد فعلن اور نسزد یعنی سزاوار نہین ہے ھ عروض ہمان و ضرب اصلم گفتہ اند و این
سہو است چہ اینجا طی لازم است و بتحقیق مخبول مکشوف مسکن است مثالش بیت لب تو ہست
شفا سے دلم * زانکہ شد او خستہ بادر مت * و این وزن مسکن وزن سوم ہست ت چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے لکھی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لائین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین سے طے لازم ہے پس جب اصلم کہا طے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن و طے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہہ ہے لب تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد مفتعلن خستہ با
مفتعلن د است فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور نسزد بروزن فعولن سہی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا سطے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح تو لا ینجا طی لازم است
وزان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کس واسطے کہ سریع مثمن نہین آتی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا تیسرا مغالطہ وزن آیندہ مین ھ ۵
عروض و ضرب ہر دو مخبول مکشوف بر نگیو نہ بیت قبلہ من روی چو ماہ تو شد * قبلہ ازین بہ نبود
بہمان * و عروض ہمان و ضرب اصلم و سخن در وہمان است کہ گفتہ آمد ت پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہ ہے
قبلہ من مفتعلن روی چو ما مفتعلن ہ تو شد فعلن قبلہ ازی مفتعلن ن بہ نبو د مفتعلن بہمان فعلن جیسا وزن
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی سطے لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن روا چہا مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا ازی مفتعلن
ہمنبو مفتعلن ور جہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع النظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ھم ز عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
و ضرب اصلم مقصور براینگونہ بیت سنگدل آن یارنے آرزم ٭ یکشبم از خود نکند شاد ٭ ح
عروض ہمان وضرب اصلم محذوف و بحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن از خود نکند مفتعلن شاد فاع آرزم بفتح زا بمعنیہ و
سکون رار جملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
بہادری اور بہادری کذا فی الغیاث ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ھم ط مشطور و
ضرب موقوف براینگونہ ع دیسمن جستہ ہوس جانان نیست ٭ ی ھم مشطور و ضرب مکشوف
براینگونہ بیت باردگر آن بت من باز آمد ت نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے دیسمن مفتعلن جستہ ہوسی مفتعلن جانانیس مفعولان دسوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے باردگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ھم و بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال براینگونہ گویند بیت دلخواہ من بر من ستمگار شدہ بی ہیچ
جرمی مرمرا کرد خوار ٭ و از مخبون براینگونہ بیت چرا نمودی کنی باری ٭ چرا ہمی کنی دلش رابردہ
و دیگر بارا ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و تکلف باشد ت اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار شد فاعلن بی ہیچ جرم مستفعلن می مرمرا مستفعلن کرد خوار فاعلان

اور مخبون اوسی سالم کا جو مثال مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا نمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن جیسے راہی مفاعلن کنی دلش مفاعلن رابدست فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بھی
بتشبہ غرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور یہی بعنی جندہ یعنی عاشقم قریب
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار ست و
در بنا مکفوف بکار دارند موقوف یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند شش
وزن آمدہ ہست و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بحقیقت ہر دو یکی است مثالش اینست بیت فغان زان کسر زلفین تابدار
فروہشتہ زیاقوت آبدار رست یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موقوف یا اخرب
ہو کر دو کہ جسمین خرب ہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونونکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف سے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دو وزن ایک ہین مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغاز اس مفاعیل زلفین مفاعیل تابدار فاعلان فروہشت مفاعیل زیاقوت مفاعیل آبدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسار ہے عم واخرب را چہار وزن آوردہ اند دو عروض
و چہار ضرب با عروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر زبدہ گفت دہندہ خود ہرچہ جز این بود محال است اور اخرب سے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائے ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آتا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول برندہ مفعول کف دہندہ فاع لاتن منہج مفعول خبر ایب مفعول جو محالست
فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل ھم ب ہر دو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک وشستہ دارد * چون کز دل من غم ہی نشوید ت دوسرا وزن
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو
پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین کھوتا تقطیع باراکہ مفعول زمیپاک
مفاعیل شستہ دارد فاع لاتن چو کز و مفعول لمن غمہ مفاعیل می نشوید فاع لاتن ھم ج عروض
مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ بیت با مردم ناساز گار طبع * بیچارہ شود مرد ساز گار *
ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے با مرد مفعول مناساز مفاعیل گار طبع
فاعلان بیچارہ مفعول شود مرد مفاعیل ساز گار فاعلان ھم د عروض ہمان است وضرب محذوف
وبتحقیق ہمہ سہ وزن بیش نیست وحکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد واین بحر نزدیک
متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن وحقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی
جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے
متروک ہے ھم منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است وبتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات منسرح
مستفعلن دو بار باشد ودر بنا وافی ومنہوک آید و اورا یک عروض بود وسہ ضرب و بر سہ وزن
آید یکے وافی وبیتش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے
اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور
منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربین ہین یعنی مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنے مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
مفتعلن بیت اوسکی یہہ ہے ھم شعر إنَّ ابنَ زیدٍ لا زالَ مستعملاً * للخیرِ یفشی فی مصرِہِ العُرفا ه
عروض سالم وضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی ہے یعنے

مفتعلن سے بیت مثال کی جیسا کہ مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بن زی مستفعلن
دیلا ئول مفعولات مستعلن مستفعلن بالخیر لیف مستفعلن سی فی مصر مفعولات بلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم ر بہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے لیئے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان و بفتحتین
مبالغۃ او ضرورۃ تم کلامہ قائل ھم دو و منہوک سیکے را ضرب موقوف و بیش انیست ب شعر
صَبرًا بَنِی عَبْدِ الدَّار ٭ دوگیرا ضرب مکشوف و تقیش اینست ج شعر وَیْلُم سَعْدٍ سَعْدَا ت
اور دو منہوک یعنی مثنیٰ ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبدد ار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم سع مستفعلن دِ سعد مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے اُم سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور وَیْلُم سَعْدٍ اصل مین وَیْلٌ لِاُمِّ سَعْدٍ تھا اور سعد منصوب باعنی ہے ھم و بطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن و طی و خبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند یا تا ی مفعولات
پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہا ے منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است و آن وافی است عروض سالم و ضرب مقطوع ست اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن او مفاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فَعِلاتُ استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کسواسطے کہ اگر خبل لائین تا ی مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہو جائین اور یہہ بیجا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام
تا ر تا ل پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اسمہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ خلل اول وافی مین اگر عرما کو بیکون رائیہ ہے مثال اسکی ہو جا سے گی ح تو لہ وزنی دیگر آہ

باید دانست که وزن مقطوع الضرب که در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است این بیت
وَارکٌ وَقَدْ اَذْعَرَ الْوُحُوشَ بِصَلْتِ الْخَدِّ رَحْبٍ لَبَانُهُ مُجْفَرْ * یعنی آنکس حالی که ترسانید
وحشیان را بکشاده رخسار فراخ است سینه او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذعرلو
فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخذ ورح مستفعلن بلبان فاعلات هو مجفر مفعولن اما مخفی نماند که
درین وزن عروض هم مطوی آمده سالم چنانکه محقق علام میفرماید وشاید که مصنف علام را شانی دیگر
سالم العروض ومقطوع الضرب بهم رسیده باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قائل هم و اما پارسی اصلش در دائره مستفعلن مفعولات چهار بار باشد ووافی ومجزو ومشطور
یعنی مثمن ومسدس ومربع بکار روند وهمه ارکان مطوی مستعمل است وعروضیان گویند او را
سه عروض و هشت ضرب است و بر دوازده وزن آمده است چهار مثمن و شش مسدس ودو مربع
بدین تفصیل است اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ اوسکے تین عروض ہیں یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربین ہیں یعنے
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن میں مفعولات سے بنی اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس میں مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف ہو
پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربین لکھین کیونکہ اوسکی
غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع میں دو مقطوع تھے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہاں دونوں شمار میں لیے کہ صورتین دو تھین
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہاں بھی شبہ کیا اور یہ لکھا ح مطوی موقوف ومطوی مکشوف
واصلم مقصور ومذال واعرج ومقطوع واحذ مقصور واحذ محذوف ومطوی معری واصلم محذوف

واین ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ قتال اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آتی ہے
چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض مطوی موقوف
یا مکشوف وضرب مطوی موقوف بر ینگونہ بیت ترک من آن خوبروی سیمبر دمہرجوی ❊
قامتش آزادہ سرو روی چو ماہ تمام ❊ وچون این وزن چار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط
رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب
ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ترک من آ
مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہرجوی فاعلان قامتش مفتعلن زادہ سرو فاعلات
روی چما مفتعلن سے ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی
نلے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ
وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان
پس اگر چہار خانہ نہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین نصف رکن سوم مین
معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مستعمل
عروض وضرب کے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ
آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ ازان یک قافیہ
دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند تفصیل
وتمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط ع اے شہ دلدل سوار شاہ سلام علیک ❊
حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک ❊ تم کلامہ قتال م ب عروض ہمان وضرب مطوی
مکشوف وبتحقیقت ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی سے ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک سے ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور بر اینگونہ بیت
من ز فراغ رخ چو ماہ تو ہر شب ❊ بازنمایم نشان ز شعلۂ خورشید ع عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من زفرد مفتعلن تی رخیج فاعلات اہ تہہ مفتعلن شب فع بازنما مفتعلن
بم نغاز فاعلات شطااخر مفتعلن ششیہ فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی
ہم مسدسات ۵ عروض مطوی معرے یا مذال وضرب مذال برانگونہ بیت یار من آن
سرو قد موی میان پسیم بر و مشک زلف بدر جمال ٭ و عروض وضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے مگر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یار منا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موی میا مفتعلن سیم بر و مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت متغیر وزن نہین ہم ۶ عروض مطوی یا مقطوع وضرب اعرج
برانگونہ بیت چون زتو باشد عنایت ای مہتر ٭ ہیچ نترسم زحاسد و بدخواہ ح عروض
ہمان وضرب مقطوع و حکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اصلم یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہی چون زتہا
مفتعلن شد عنا ی فاعلات تمہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم زحاس فاعلات دو بدخواہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مجنون مطموس کہ بروزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مجنون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
سے ہیچ نترسم زحاسد و غیرہ ٭ بیس و غیرہ بروزن فعول ہو ہم ط عروض احذ مقصور یا احذ

محذوف وضرب اخذ مقصور برانیگونہ بیت ای بدو رخ چون گل بہار ۔ چون تو ندیدم
سیکے نگارے ۔ عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست ت نوان وزن عروض
اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال
کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو گلب فاعلات ہار فاع چو تندی مفتعلن
دم یکین فاعلات گارے فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف
یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے ہم مربعات یا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانیگونہ بیت چون ز تو رنجم فزود ۔ صابری
از من مخواہ ۔ ہیب عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است ت مربعات گیارہوان
وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف
یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چو ز تو رن مفتعلن جم فزود فاعلات
صابری مفتعلن من مخاہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب
مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہی
ہم واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بود ت اور یہہ سب یعنے
دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات
مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دو ہوئے
اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط
ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین
گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم
وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بماقبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان
سبعہ از ین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نہ سمجھے کہ تسکین اوسط
ہمہ جا روا بود ہم وچون اہ ضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ ساکن کنند بہزج نیز بر توان خواند
مثلا فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع و این وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جاکہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہاے قصیدہ ظاہر گردد **ت** اور جو وزن سوم اور چہارم یاد ہم مین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑہ سکتے ہین مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم کا ہے اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن بجاے فاعلات اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصارع قصیدہ سے ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہوجانے گی ہم و بعضے عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مخبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم **بیت** بر یار من بیگناہ جیب رم بگرفت راہ ٭ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت گوی ٭ و از مخبون **شعر** مرا ازان روی لعل و زان دو زلف سیاہ ٭ ز روز گہ شب کنی و ز شب گہی باز روز ٭ **ت** اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مخبون مثالین لاسے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم اور مخبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزن اول کی سالم سے یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بیجرم بگ مستفعلن رفت راہ فاعلان ا حاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات و ا دشمنی مستفعلن زشت گوی فاعلان اور مثال مخبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا ازا مفاعلن روی لعل فاعلات و زان دزل مفاعلن فی سیاہ فاعلان ز روز گہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات و شب گہی مفاعلن باز روز فاعلان ہم و از مخبون اگر ہر دو مستفعلن مخبون باشد بغایت ناخوش بود اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بر ینگونہ بیت مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے ٭ مرا ز جزع سیاہ تست گزندے ٭ **ت** اور مخبون سے یعنے جہان اول رکن مخبون آیا ہے اگر دونون مستفعلن مخبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

نہ

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے مرا زلع مفاعلن لو دریت
فاعلات نبس نصی مفتعلن بی خع مراز چہ مفاعلن نمی سیاہ فاعلات لشت کزن مفتعلن دی غم
معنی بیت کے یہ ہین کہ مجھکو ترے لعل و در سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح وغین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان او سراج سے کذا فی الغیاث ھم مثال وزن پنجم از سالم بیت
بر من چرا کردہ دراز این زبان * بگذار تا دارم این زبان در دہان ست مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے بر من چرا مستفعلن کردا یدفا علات را زیزبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار منیز فاعلات با در دہان مستفعلان ح بر من چرا مستفعلن
کردا ید فاعلات را زیزبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار منیز فاعلات با دہان مستفعلان
و برراے مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ در ان
عروض معری و ضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت ایک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے ھم وازرکن اول مخبون شعر زہے خوبی نداز
براے وفا * ترا گزیدم تباز خلق جہان * و باقی برین قیاس ست اور مثال رکن اول
مخبون سے یہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زہے خو مفاعلن بی ندا رب فاعلات راے وفا
مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم تباز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
ہین ھم خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تازی اصلش در دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار است و او را سہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ست یہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

خفیف

اوسکی دائرہ ثانی مین فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجبون مقصور
دو سبا پنج وزنون پر آتی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م اشعر حَلَّ اَہْلِیْ
مَا بَیْنَ دَرْنَیْ فَبَادُوْلِیْ ❊ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّۃٌ بِالسِّخَالِ ❊ عروض وضرب ہر دو سالم است
ست پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
درنی اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادولی مین بمعنی واو ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریہ کی درنی اور بادولی ہین اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے حل اہلی فاعلاتن ما بین در مستفعلن نا فبادو
فاعلاتن لا وحلت فاعلاتن علویتن مستفعلن بسخالی فاعلاتن م ب شعر
لَیْتَ شِعْرِیْ ہَلْ ثُمَّ ہَلْ آتِیَنْہُمْ ❊ اَوْ یَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی ❊ عروض سالم وضرب
محذوف است دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر سابق کا مرقومہ متن ہے آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پھر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی بیچ ان
کے موت بیچ آیا یارونکو پھر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مستفعلن اتینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذا مستفعلن کر ردا فاعلن م ج شعر اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ ❊ نَنْتَصِفْ مِنْہُ
اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ ❊ ہر دو محذوف واین بحر سہ وافی است ست تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا مین اوس سے یا چھوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یوم علی مستفعلن عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہو او ندع مستفعلن
ہو لکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین م ر شعر لَیْتَ شِعْرِیْ مَاذَا تَرٰی ❊ اُمُّ عَمْرٍو
فِیْ اَمْرِنَا ❊ ہر دو سالم اند ست چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دو وزن

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین کہ کیا رای اور عمر کی سے
میرے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن ام محرن
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن ہم ہ شعر گل خطب ان لم تکونوا غضبتم لیسیر
عروض سالم و ضرب مخبون مقصور ست و این بحر مجزو ست پانچوان وزن شعر
مرقومہ متن سے ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنے فعولن معنی یہہ ہین کہ
ہر کار عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن تو غضبتم فاعلاتن لیسیر و شئ دلن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین ہم و بطریق
زحاف در ہمہ ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن
اول و حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے
کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کے کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم
تشعیث روا ہے یعنے بجای سے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ہم و ان
بپارسی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مجزو ان بکار روا رند و
عروضیان گویند آنرا چہار عروض و ہفت ضرب ست و ہشت وزن مستعمل ست یکے
مثمن و شش مسدس و یکی مربع با این تفصیل ست دراما پارسی مین اصل اوسکی دائرہ مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجزو ن استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے
کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مخبون اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث
اور فعلان مخبون مقصور یا فعلن مخبون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مخبون
اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف، اور فعلان مشعث مقصور اور انکے وزنوں پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چھہ مسدس اور ایک مربع اُس تفصیل سے ہم ١ عروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
برینگونہ **بیت** منم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ٭ زغم عشق آن صنم کہ نبینی چنو دگر ٭
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے منم آنکس فعلاتن کہ تا بفر مفاعلن قہمی سو فعلاتن زم از قدم مفاعلن زغمی
عشق فعلاتن قا آن صنم مفاعلن کہ نبینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چنو اختصار چون او
کا ہے بیان ہے ٢ م مسدسات سب ہو مخبون برینگونہ **بیت** تن تو دردمند بود و دل من ٭ صنما بہرکہ بیشتر آید
مسلسات ٭ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین مسطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو در فعلاتن د مند بود مفاعلن و دل من فعلاتن صنما بہ فعلاتن ر کہ بی مفاعلن شتر آید فعلاتن ٣ م ج عروض
مخبون یا مشعث وضرب مشعث و درین تحقیق ہمان ہست کہ ضرب دوم مثالش **بیت**
من اگر دل بتن بپوشم بارے ٭ رخ چون زعفران بچہ پوشانم ٭ **ت** تیسرا وزن عروض
مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری ہی نہیں دوم اور سوم مسدس مین
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے منگر دل فعلاتن بتن ہو مفاعلن
شم باری مفعولن رخ چو زع فعلاتن فرانچی مفاعلن پوشانم مفعولن ٤ م عروض ہمان
وضرب مخبون مقصور برانگونہ **بیت** چکنم چون مرا نخواہد یارم ٭ بکہ نالم ازین حکایت و
حال ٭ **ت** چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن یتحال فعلان ٥ م عروض مقصور
یا محذوف وضرب ہم مخبون مقصور برانگونہ **بیت** چکنم صابری چو صبر نماند ٭ تنم از رنج
صابری بگداخت ٭ وضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بجہت آن وزنی دیگر
آوردی **ست** پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صبا فعلاتن بری چه سبب مفاعلن رنماند فعلان تمرزان فعلاتن چه صبا بری مفاعلن بگذاختی فعلان اور ضرب بشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور جابجا یہ کہ سمجھتا ہے اوسکے ایک وزن اور لاتے ہم وعروض ہمان وضرب محذوف وجملش ہمان ست چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے هم زعروض ہمان وضرب ابتر گفته اند وآن سہو ست بل مشعث محذوف ست بر ینگونه بیت چه گنه کردم ای نگار بگو ✤ که ز من روز وشب گریزانی ✤ این جمله مجزو این بحر ست ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر بھی ہے عروضیون نے یعنی فعلن بسکون عین اور یہہ سہو ہے بلکه مشعث محذوف ہے اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے بتر سے فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چه گنه کر فعلاتن دم ای نگا مفاعلن ربگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان مجزو کے ہین هم مربع ح ہر دو مجنون ست بر ینگونه بیت چه کنی با کسے جفا ✤ که بود از تو مبتلا ست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن جیسے یہ بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کبود از فعلاتن تو مبتلا مفاعلن هم و بحقیقت این جمله پنج وزن ست وصدر وابتدا سالم روا بود وتسکین اوسط متحرکات هم جائز بود ست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین مسدس اول وسوم وچہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا روا ہے اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لانا جہان چاہین هم وعروضیان بر ارکان سالم نه بتکلف امثله آورده اند مثال وزن اول از مسدسات بر ینگونه بیت چند گویم با من مکن بد نگارا ✤ تا ز عشقت پیدا نگردد نہانم ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلف لائے ہین مثال وزن اول کی مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بد نگارا فاعلاتن تا ز عشقت فاعلاتن پیدا نگر مستفعلن دد نہانم فاعلاتن هم مثال وزن دوم

بیت دربا باشد پاک پیدا ارزم ٭ نزد ہرکس زین دیدہ غمازم ست مثال وزن دوم کی
مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا فاعلاتن شد پاک پی
مس تفع لن دارزم مفعولن نزد ہرکس فاعلاتن زین دیدای مس تفع لن غمازم مفعولن
لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکارا ہے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین
اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث ھ مثال وزن سوم ست
روی یارم لالہ را کی پسندد ٭ لالہ چون اوکی بر دمد در بہار ٭ ست مثال وزن سوم کی مسدس
سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن مر لالہ را مستفعلن
کی پسندد فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن کے بر دمد مس تفع لن در بہار فاعلان ھ مثال وزن
چہارم بیت ہیچم آمد دلخواہ من بامداد ٭ ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت ست مثال
وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہیچم آمد فاعلاتن
دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چون بہشت
فاعلان ھ مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار ٭ چند داری ما را بدین
زاری ٭ ست مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ
وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن ما را بدی
مس تفع لن زاری فعلن ھ مثال سالم وزن مشطور بیت تا کی ایل اندہ خوری ٭ تو بشادی
اہل تری ست مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کی ایل فاعلاتن
اندہ خوری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن ھ مضارع بیت
بحر ازم و سحر دو لغت مستعمل ست و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
دو بار باشد و در بنا مجزو آید و اورا یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن
آید و بیتش اینست ست یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی
دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے
اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھ شعر دعانی الی سعاد ٭ دواعی ہوی سعاد ست ۲۰

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی امفاعیل لاسعادن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل و اسعادی
فاع لاتن ہم وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید کہ بخرم اخرب یا اشتر شود ت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا بہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر مین کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنے
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے م
واما بفارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
مکفوف یا موقوف یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند
و گفتہ اند بر بیست و ہفت وزن مستعمل است ت واما دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موقوف یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب مین لائے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے ہم مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر دہ وزن آمدہ است سہ مثمن و
دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ت مضارع مکفوف عروضی اس نوع کی
چار عروض لائے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن دو اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنے فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل اور آٹھ
ضرب مین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس سے

فاعلن دو اور ابتر یعنی فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین
اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چہار اور محذوف اوس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چھ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی فاع
آٹھ صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہم شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تم کلامہ قائل اور عروضیون نے
کہا ہے کہ یہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یہ ہے م مثمنات ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
برینگونہ بیت نگار آفتاب روی و شراب آفتاب بخت * دلت گسل از نگار رو دمن
گسل از شراب * ت مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
نگار آف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب آف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت
گسل مفاعیل از نگار فاع لات دمن گسل مفاعیل از شراب فاعلان دلت گسل از نگار
ای دل اپنا نہ او ٹھا معشوق سے م ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان آ
ست دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین م ج ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست از ان جہت کہ فاع لاتن مفروق ست
نہ مجموعی مثالش بیت تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی * از یرا کہ ہیچ لہو جانم کہ نیندی *
ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہ سہو ہے
اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہ محذوف مقصور ہے اس سبب سے
کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے بگو یم مفاعیل را کاز چ فاع لات
چنین مست مفاعیل مندی فعلن از یرا ک مفاعیل ہیچ لہو فاع لات ز جا نمت مفاعیل

کندی فعلن مم مسدسات کہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر اینگونہ ست
بماندم ز عاشقیت چنین زار * کنون بر من ای نگار بہ بخشای ت مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنین زار فعولان
کنون بر م مفاعیل نی نگار فاع لات بہ بخشای فعولان مم ہ عروض ہمان وضرب محذوف وحکم وے
ہمان است ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین مم مربعات وعروض و
ضرب ہر دو سالم بر اینگونہ بیت چہ کردم تا بگوئی * کہ بر من چنین بکینی ت مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تا بگوئی فاع لاتن کبر من مفاعیل نی بکینی
فاع لاتن او بکینی ای بکینہ ہستی مم ز عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر اینگونہ
بیت نہ بینی کہ عشق یار * بمن دست بر کشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے
تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل بر کشاد فاع لان
مم ح عروض ہمان وضرب محذوف ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین مم مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید وازین نوع شعر در انگفتہ اند یا چہار
گفتہ اند از ان سہ بر یک قافیہ وچہارم را قافیہ دیگر ومطربان بعضی آنرا با سہ بار بخوانند
وبعضے چار دو راہ مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل * وا گر مسکن کنند چنین شنود شعر
بنا مردی چرا کوشی ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گر گئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر در از تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونہین سے

ہین ایک قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی باربد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادو راہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ بعد مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ہے دل از یار سنگدل گسل ؛ تقطیع
یہہ ہے دل ز یار مفاعیل سنگ ولب فاع لات گسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنے اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن
فع ہو مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بنامردی مفاعیل مچراکو فاع لاتن شی فع ہے
نامردی یہی متن مین لکہی اور حاشیے مین بہی لکہا ہے قابل ہم ی ہین وزن وضرب
ازل ہم مسکن شود بدینگونہ شعر از یرا چنین گزیدم یار ؛ و بدانکہ مضارع موفور نزدیک
متاخران متروک است دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنے
مفاع اور ازل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع
اور اگر مسکن ہو یعنی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہوجاے مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہے اور لفظ ازیرا شعر
مذکور مین بمعنی از جہت ہے اور زیرا مخفف اوسکا ہے خواہ زیرا اصل ہو اور الف وصل
زائدہ در سیر آیا ہو مگر ازیرا بفتح اول و یاے مجہول مزید علیہ زیرا بمعنی از جہت برہان سے
کذا فی الغیاث تقطیع یہہ ہے ازیرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو
کہ مضارع موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ؛ مضارع اخرب عروضیان
این نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتدہ نوع آمدہ است
پنج مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ؛ مضارع اخرب عروضی اس نوع کی
سات عروض لاتے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب محذوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضرب ہین
لاتے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر